

ذہب کو زندہ شخص کی ضرورت

در اصل کوئی ذہب اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتا اپنی خصوصیات کو زیادہ دنوں تک برقرار نہیں رکھ سکتا، اور بدلتی ہوئی زندگی پر اثر نہیں ڈال سکتا جب تک وقایا فوت اس میں ایسا شخص زندگا ہو تو تریں، جو اپنے غیر معمولی یقین، روحاںیت، بغرضی و ایثار اور اپنی اعلیٰ دماغی اور قلبی صلاحیتوں سے اس کے تن مردہ میں زندگی کی نئی روح پھونک دیں، اور اس کے مانند والوں میں نیا اعتماد اور جوش اور قوت عمل پیدا کر دیں، زندگی کے تقاضے ہر وقت جواں ہیں، مادیت کا درخت سدا بہار ہے، نفس پرستی کی تحریک، اور اس کے ذہب کو حقیقت کسی تجدید کی ضرورت نہیں کہ اس کی ترغیبات اور اس کے حرکات قدم پر موجود ہیں، پھر بھی اس کی تاریخ اس کے پر جوش داعیوں، اور کامیاب مددوں سے کبھی خالی نہیں رہی، جنہوں نے اس کی جوانی کو قائم اور اسکی دعوت کو اسوقت تک زندہ رکھا ہے

اگرچہ پیر ہے مومن، جواں ہیں لات و منات
اس کا مقابل جیتک ایک نئی زندگی اور نئی طاقت کے ساتھ میدان میں نہیں آیا گا
اور وقایا فوت اسکی تجدید نہیں ہوتی رہے گی تا زہ دم مادیت کے مقابل میں اس کا زندہ رہنا مشکل ہے۔
(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

(تاریخ دعوت عربت، حداد)

فی کاپی، ایک روپیہ

سالانہ چندہ بیس روپے

جنوری ۱۹۸۴ء

۲۵

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)



بَشَّيْ مِنْ
ذَالِفَتَهُ اُوْر
بَيْهُ، بَيْثَ سَبَقَرْ بَعْدَ

مِسْهَايَانُ اُور حَلَوَاتُ
عَنْدَنَقَ وَلَدِنَدِنَدَ
سِيلَمَانِيْ افْلَاطُونَ
دَهْ كَمَلاَدَهْ حَمَرِيْنَهْ بَيْثَ كَمَشَهَ

ڈَرَائِیْ فَرُوفَ بَرَنِی

بَيْكَرِیْنَ + تَلَاقِنَرَنَ + نَلَانِیْ + بَرَنِیْ + کو کو سَلَانِیْ بَرَنِی
ہَرَقِیْمَ کَمَ تَازَهَ وَخَتَهَ

بَنَکُ

نَانِ خَطَائِیَانِ

خَرِیدَنَهْ کَمَاتَابِلَهْ اَعْتَادَ مَرَکَزَ

سُلَیْمانِ عَمَّارِ مَسْهَانِ وَالِ

بَيْنَارَهْ سَمَدَنَهْ کَمَيْچَهْ بَيْتَنَیْ ۳۲۰۰۵۹

بَيْلَفِیْ - ۳۳ - حَسَنَدَهْ مَلِی رُوَدَ بَسَبَتَهَ -

عَبَاسِ عَلَاء الدِّينِ اِيَّنْدَ کَپِنِی

Abbas Alauddin & Co

WHOLESALE AND RETAIL TEA MERCHANTS.

44, Haj Building, S. V. Patel Road,
Null Bazar, BOMBAY, 2.
Tele : Add. CUPKETTE

Phone { SHOP : 862220
RES : 898684



اپشن مکسھر

اپشن مری

ہوٹل مکسھر

سوداگر مکسھر

کپ برانڈ

گولڈن ڈسٹ

فلادریں، اوپل

سو برڈسٹ

۳۳ - حاجی بلٹنگ، ایس. وی. پیٹل روڈ
نل بزار
بَسَهَ مَدَ

قیمت انتظار

سورة الشفاعة نہیں
تعریف شمس المحمدی

محمد محمود الصواد

۱۹۸۳ء
جولی ۲۵

سورة الشفاعة نہیں
تعریف شمس المحمدی

محمد محمود الصواد

مددوں کے باہر آجائے کے بعد بھل جائے
یہ حکم کے مددے ہیں، حکم کی بجا آوری کو
حاضر ہیں۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (۱۷)
اس توئی ای ایستاد، وہی دھان فھا
لہا واللڑھ ان سلطھا اور کھا فھا
اسٹھا طلاطھا (استاد) کا ارشاد ہے: (۱۸)

بھوکاں کا اعمال نامہ داشتھا تھیں جو کافر

ان کا حساب بہت آسانی سے یا جائے کا

دھواں اپھا تو اس سے اس سے اور زین

اور وہ خوش و خشم اپسے کھروں میں اپس

کی طرف سے ایواز بے گا۔

در جریبہ (رجھ اعلیٰ بر) جو عوچے تو

ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایمان یعنی لے

او رجھ ان کے سامنے قرآن بڑھا جاتا

ہے تو حمدہ نہیں کرتے بلکہ اس طبق جعلتے

ہیں، اور خدا ان بالوں کو جو یہ اپنے دلوں

بیٹھا جاتے ہیں خوب جانتے تو ان کو

وکھ دیتے والے عناب کی خبر ساداہاں

جو لوگ ایمان لائے اپنے گناہوں اور خواہا

سرور اسلامی معذراً اتنا کہاں فی اہلہ

سرور ای ایتم طیں ان جو زلیلی

ہاتھ رتھ کا کاٹھ میں بھر جائے۔

بلاشیہ میں بھر جائے۔

میراث کھنڈ

مخصوص تصور رکھا ہے، اس کے یہاں طہا
نطافت اور عفت ہر فہرے اخلاقی جام
کے اجتناب کے مراد ف نہیں بلکہ ان سے
کہیں زیادہ ف دیس و غمین اور چہ گیر ہے اس
کی زندگی اس بخوبی تہذیب سے میل نہیں
کھاتی، جس کا نشود و نہیں اور ارتقا خاص
تاریخی عوامل کے ماتحت کبھی خالص نادہ
برستا نہ ماخول اور بعض اوقات دشمن
دین و نزہب اور دشمن اخلاق فضایں
ہوا ہے اور جس کی حقیقت اس کے ایک
رمزناس اور اس کی تاریخ اور اس
کے مزاج و طبیعت واقع، ڈاکٹر اقبال
نے ایک مصرعیں بیان کر دیا ہے ٹھ
کر درج اس مدنیت کی رہ سکی رعیف
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو دستور حیات
ص ۲۰۸، ۳۱)۔

اور حمارا خیال ہے کہ جدید تہذیب
کی لاٹی ہوئی سہولتوں، مشینوں، آلات و
ایجادات اور علم جدید کے اختراقات و انسافات
سے فائدہ اٹھائے اور اسلامی تہذیب کی
سادگی و پرکاری، سنجیدگی و متنانت، نطا
و طهارت کا خیال اسرا ف اور حجبوٹی شان
و شوکت سے اجتناب جیسی خصوصیات
اور حمتوں اور برکتوں سے بہرہ اندوز ہوئے
یہی کوئی دشواری نہیں، دلوں کو آسانی
کے ساتھ جمع کیا جا سکتا ہے، ابشر طیک اسلام
حکومتیں اور مسلم سماج اپنے شہریوں کے
لئے اندھی تقليد، جلدی بازی اور احساس
کتری سے پاک ہستقل اور آزادانہ لائج عمل
مرتب کرنے میں کامیاب ہو، زمانت، خود
اعنادی، اور کردار کی بختی۔

STRENGTH OF CHARACTER

ثبوت دیں اور اسلامی تعلیمات اور انہیں
سے مستبط و ماخوذ اسلامی تہذیب کی
صلاحیت و صلاحیت برخختہ لقین، اور
کامل ایمان ہو۔

اور آخر میں جب کہ میں ایک اسلامی
اور غرب ملک میں لکھا غرب دوستوں
محاط ہوں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ای
بات ڈاکٹر اقبال کے ایک قصیدہ کے چنان
برخشم کر دوں جس میں شاعر اسلام اقبال
امت عرب یہ کو مخاطب کیا ہے،

اقبال کہتے ہیں: علم و حکمت اور
فضائل اخلاق مہماں دین ہیں اور
نبی اُمیٰ کا زندہ مجزہ ہے جس کے صحا کو
زار بنا یا، جہاں حریت و مساوات کی ہو
جهان تہذیب نے آنکھیں کھول لیں، جس
بے قلب و روچ مکھا، اسے دل و جہاں

دوسرے سبب یہ ہے کہ امت اسلامیہ
ہی خدا کے آخری پیغام کی رہیں ہیں، وہ زندہ
جادیدامت ہے اور انسانیت کے مستقبل
کی توقعات اسی سے وابستہ ہیں، لہذا ضروری
ہے کہ یہ اپنے منصب اور اپنے پیغام کو اپنے
سامنے رکھئے اور انسانیت کے فائدے کی قیاد
دنیا کی اتنا بیقی اور عقائد و اخلاق اور انسانوں
اور قوموں کے باہمی تعلقات کے احتساب
کا فریضہ انجام دے۔

قویں صرف تاریخ کے سہارے زندہ
نہیں رہیں، عبدِ ماحی کی کامرانیاں گذشتہ
کسی زمانہ کے کامنامے تاریخ کے کسی دوڑ
میں انجام دیا ہو اکوئی کردار حدا دکتنا ہی اہم
ہو کسی قوم کی زندگی کی اساس نہیں بن
سکتا، قویں زندہ رہتی ہیں، عمل، عین، جہم، جہد
مسلسل، ہر وقت حرکت و انشاط، احسان
ذمہ داری، جان و مال کی قربانی، جدت،
نادرہ کاری، قوت و صلاحیت کے اظہار
اور اپنی مزروہت داہمیت تسلیم کرانے سے
لیکن کوئی قوم اپنے خوب میں بند ہو جائے
اور اپنے منصب سے ہٹ جائے تو وہ
ماریخ کی داستان بن کر رہ جانی ہے اور
زماد اسے فراموش کر دیتا ہے، مزروہت
اس بات کی ہے کہ امت اسلامیہ اپنامنصب
بن جائے، اور دوبارہ دخوت، اصلاح امت
اور قیادت کا فریضہ انجام دے۔

ایک تاریخی حقیقت اور ہے کہ امت
اسلامیہ جب تک دوسری تہذیبوں کی
خونت چیزیں اور دوسروں کے دستر خوان
کی زلزلہ رہا ہے گی، جب تک غیر اسلامی زندہ
کے موجود ہیں الجھتی اور ان کے سندھر میں
گلے تک ڈوبی رہے گی وہ انسانی تہذیب
دہمداد میں اثر اندازی اور ان کی اصلاح
دردہ نہائی کی صلاحیت نہیں پیدا کر سکتی،
اس میں اتنی بھی صلاحیت نہیں ہوگی کہ کسی
کو اپنی طرف متوجہ کر سکے یہ امت دوسروں
کو اپنی تقليد پر اسی وقت آمادہ کر سکتی ہے
جب اس کو مضبوط ایمان اور بخختہ لقین ہو
کہ اس کی تہذیب سلسلہ وجود اور دوسری
تہذیبوں سے الگ اور ممتاز شناخت
(PERSONALITY) رکھتی ہے،
دہربانی اور اسلامی تہذیب ہے، بزرگان
اوہ ہر علاقہ کے لئے ہے، مشبوط و مستحکم
بنیادوں پر قائم ہے، کتاب و سنت سے
ماخذ ہے، اپنی دخوتوں اور نسبوت کی تعلیما
سے وجوہ میں آئی ہے، لکھارت اور عفت کا

بہم ان اسی سب دخلل کو جامع الفاظ
میں سیشنے کے لئے منازع عالم و متفکر مولانا
سید ابو الحسن علی صاحب ندوی کے الفاظ
ستعاریت میں، مجھوں نے اس موضوع
برستقلل کتاب، «الملعون و قصہ فلسطین»
لکھی ہے اور جو اس وقت اس مسئلے کے
ایک منازع صدھر کی حیثیت رکھتے ہیں، جو اتنا
فرماتے ہیں،

«شکست کا پہلا سبب معنی تہذیب
اور دولت و شرودت کا وہ سلاب ہے
جوان ملکوں بر ایک طوفان کی طرت امند
آیا ہے۔ اس تہذیب اور اس دولت کے
اس سپاہیا ز و مجاہد ز مزان رکھنے والی
امت بر جواہی نظرت اور اپنی تاریخ کے
لحاظ سے جنگ آزماء اور خطر پسند اور اپنے
دیوت و پیغام کے یافلاستے حفاظ اور
سادگی بسندھی، بہت گہرا اندر ڈالا، بلکہ اس
کی دنیا ہی بدل کر رکھ دی۔ اس میں عیش
بندھی، آرام ٹلبی اور تن آسانی پیدا
ہو گئی، جاں بازی اور حیم جوئی بخوبی
اور حوصلہ مندی، خورا اعتمادی و خودستا
مصالح و مشکلات بر تصریح اور زندگی کے
معزک جیں ثابت تدمی کے اوصاف داتا
پارینہ بن کر رہ گئے، اللہ تعالیٰ کے احکام
و فرمانوں کی قیمت لوگوں کی نکاح ہوں یعنی

کلمہ ہو گئی، منکرات و معاشری وہ احکام
خداوند کی کی درسر عالم فرمائی اور مشریق
کی خاتمۃ برلنی، علما نے امریا معرفت
اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اور
احساب کا کام چھوڑ دیا اور عالم دعا بر
حکم انہوں نوں اور ملک عالمان فرمایا اور
کے ساتھ حق باتیں کیمی کا روات جاتا ہے
بے حیاتی بستق و مخمور اور الہی دوزندہ و
بیبلانے والے سائے اور مانیوالے گھر
گھر بیبلیل گئے۔ اور بے حیاتی کی انتیعت
میں ایک درسرے سے آگے بڑھنے کی
کوشش کرنے لگے۔
لذت بہشتی، عیش بندھی، زندگی سے
لطف اندر دزدی، نکاح کی تفریح اور دل کی
محییت کی ایک طرفانی موجود ایکی اور
اخلاقی، خیری، حصول و تعلیمات اور حرام و
حلال کے انتیا زکی ساری متائے اپنے سا
بھاگ کرے گئی اور ایسا وقت آیا کہ وہ لوگ
جو خدا کے قانون مکافات سے داقف اور
گذشتہ تہذیب میں اور قوموں کی تاریخ
سے باخبر تھے کبھی بھی اس ڈر سے آسما
کی طرف نظر لختا تھا کہ کبھی خدا نے تھا
کوئی قبر و غلب اور سزا تو نہ ایں بیس
ہے۔ مانع۔

(جاری)

٦٣

خنا میں گو نج کے نار حمد ابھی ٹوٹ گیا
رہن پا آئے بھی حرف دعا بھی ٹوٹ گیا
شکست ہو گیا پسدار باب نظر اورہ !
لکھارے سامنے زعسم انا بھی ٹوٹ گیا
ہت بنھاں کے رکھا تھا جس میں عکس ترا
پڑا جو وقت تو وہ آسند بھی ٹوٹ گیا
حسین خواب مفتید تھے بند آنکھوں میں
جو شہید ایجھی تو یہ رایط بھی ٹوٹ گیا
رکھے ہوئے بھی اک آداز مجھ کو حرکت میں
یہ سانحہ ہے کہ وہ آسرا بھی ٹوٹ گیا
بڑا حسین سہارا تھا زندگی کے لئے
اب انتظار کا وہ سلسلہ بھی ٹوٹ گیا
سبھائی مرے بچے کی شعلکی کب تک
ہوا کے دوش پ نقش نوا بھی ٹوٹ گیا
مہ ہوا مید ، فربوں کا آسرا ہی ہسی
دہے گا کیا جو قمر حمد بھی ٹوٹ گیا

باقی بھی اسی طرز سے تحریر کیا گی۔

اسوں کے افایت کے بجائے اپے
ہیروں میں قومیت و ملینت کی پیراں
ڈال لیں۔ اور اس طرح وہ دیسخ انسانی
بزاد رہی کے علاوہ عالم گیر مسلم بزاد رہی سے
بھی الگ تھاگ ہو گئے، اس طرح عرب
کا ز کے ہمدردیں کا حلقو میں ود ہو کر رہے۔
الفیں طین اور عربوں کی عمومی
پس مندگی کا یک بڑا سبب ان کی دولت
برستی، لذت پسندی، عیش کوشی، پروردی
وہ اب تک اس نے ہمدرد و پستبان بھے
ہوئے ہیں، اسی کے ساتھ وہ غرب اتحاد
کو بھی اپنے مفادات کے تحت پارہ پارہ،
کئے ہوئے ہیں اور اسلامی ممالک کو مختلف
سیاسی و معاشی معابد دل میں اس طرح
جکڑے ہوئے ہیں کہ ان کی آزادی و خود
محترمی بے معنی ہو کر رہ گئی ہے اور وہ ہر
معاملے میں ان کے دست نگر ہو کر رہ گئے
ہیں۔

آسماں اعلیٰ کی نشاندہ

اور میدانِ سُم و من سے دوری بھی ہے
انھوں نے ساری دنیا میں علم کا احبابا
پھیلا کر اور صنعت و سائنس کو فروغ
دے کر خود کو نئے علوم سے الگ کر لیا
اور اس بے بناءِ دولت کو جسے وہ اپنی
عالمِ اسلام اور عالمِ انسانیت کی تعمیر نہ
میں صرف کر سکتے تھے، اپنے مخفی مشیروں
کے غلط مشورے سے ہماری اور وقتی
معصالج میں یا مغرب کے ناکارہ اسلحوں،
سامانِ عیش (1855ء) اور
کسی سبک اسے مدد کرنے والے
اویرالمسیح فلسطین کے مختلف بلوں
پر نظر ڈالی تھی تھی ہے، عصر حاضر کی اس انک
صورت حال کا شجزہ کیا گیا، مگر ضرورت ہے
کہ اس کے اسبابِ علاج کی اثاث اندری بھی
کی جائے۔ میرے خیال میں اس ایسے کے
صحیح و ہی اسباب و عوامل کا رفرماہیں، جو
مجموعی طور پر ملتِ اسلامیہ کے زوال اور اخراج
کا باعث بھی بنے ہوئے ہیں اور ان کا تعلق
مادی و معنوی دونوں پیشوؤں سے ہے

جہاں تک اس ایسے سیاسی پہلوہ میں
ہے تو اس کی ابتدا، خلافت عثمانیہ کے خاتمے
جیا زادور نام و فلسطین کی ترکوں سے بغاوت
اور عربوں کے برطانی انتداب و اقتدار پر
اعتداد سے ہوئی ہے۔ پھر بغداد سٹکٹ اور
سنٹو کے ذریعے عالم اسلام میں امریکی اخرو
نفوذ بڑھا حتیٰ کہ سنٹو کے لیکے مجرم ترکی نے
اس رائل کو تسلیم کر دیا۔ دوسری طرف صدر
ناصر کی اشتراکیت پرنسپلی نے مشرق و سلطی
میں روکی اثرات کو استحکام بخشا اور اس
طرح دونوں بڑی طاقتوں نے مشرق و سلطی
کا بھی — استحصال شروع کر دیا۔ اور
مسئلہ فلسطین ایسے میں تبدیل ہوتا رہا۔
امریکی و روسی بلاکوں میں بٹ جانے
کے سبب عرب ہر طرح متحد ہوتے ہوئے ہوئے
بھی اختلاف اور خانہ جنگل کا تکاریبونگے کے
اور عرب یا گھبھی سیاسی پلیٹ فارم پر
ایک متحده اور ناقابلِ تنقیر قوت بن کر رہ
اپنے سکی۔

برطانیہ اور فرانس نے اپنے اقتدار

اسلام و شمن دوڑھی و اشتراکی صدر حافظ
الا اسد نے بھی روپس کی مدد سے تنظیم آزادی
فلسطین (P.L.O) کو ختم کرنے اور کرنیں
ابو موسیٰ کے ساتھ فلسطینیوں کو اشتراکی اثر
یہ لانے کے لئے یا سر عرفات کے خلاف
بغاوت کھڑی کی جس کے تیجھے میں فلسطینیوں
نے فلسطینیوں کا خون بہایا، اور اسرائیل
شام اور لیبیا کی سازش اور روپس دامک
کے انتقام رکھنے سے سارے عرفات اور ران کے

چار تین سالوں کے درمیان میں اسی طرز سے یہ مصائب پیدا ہوئیں۔
یہ مصائب میں مخصوص و مجبور فلسطینیوں کو ۱۹۴۷ء کا ربیع
الاول سنہ ۱۳۶۲ھ (۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء) تک
لبنان میں اپنے آخری میاڑ کو چھوڑ کر سیوس
الجزائر، عراق، مصر، اور جنوبی یمن میں جلا
وطن ہونا پڑا، اس واقعہ سے اسرائیل کے
خلاف فلسطینی مراحت لفڑیا ختم ہو گئی ہے
اور مملکت فلسطین کا قیام ایک خواب بن
کر رہ گیا ہے، اور اسرائیل کو اپنی توسعے
یندی وجہ حیث کے لئے بڑا میراث
مل گیا ہے اور اس وقت اپنی ناواقفیت
اندیشی کے سب خود شام، اردن اور لبنان
مسلمان اسرائیل کی زد میں آگئے ہیں، لبنان
سے تنظیم آزادی فلسطین کا انخلاء برٹے
ہی دور رس نتائج کا سبب بن سکتا ہے
مگر سماں سادہ لوح مسلم قوم کوئی ہرگز
رد عمل نہ کر سکے کے بجائے اس کی تہائی
بن کر رہ گئی ہے۔

امریکہ اور روپہ کی مشترکہ

اسلام دسمنی اس وقت روس
و امریکہ اسی طرح دنیا کی دو بڑی جاہ برتاؤں
بن کر عالم انسانیت کو اپنے جو رود جبر داستان
و استھان کا نشان بنائے ہوئے ہیں جیسے
اسلام کے آغاز کے وقت روم و ایران
بنائے ہوئے تھے اور اب اسلامی نظام
کے لئے عالم اسلام کی طلب کو دیکھتے ہوئے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک بار پھر
دنیا کو ان دونوں شیطانوں اور طغوتی
قوتوں سے نجات دلانے میں کامیاب
ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

اسلام کے اسی تاریخی و فطری کردار
کے سبب تمام مادی و استعاری توہین
اس کی دشمنی ہیں اور خفیہ و علائیہ بہ طرح
اس کی دعوت اور جدوجہد کی راہ میں رکاوٹ
بن کر کھڑی ہیں، اسلام دشمنی کے محااذ پر
اشتراكی روس اور سرمایہ ہرست امریکہ
اور براہم متفقی ہیں اور دو چور ہر لوگ
کی طرح انہوں نے دنیا کو دو حصوں میں

الیہ فلسطین اور اس کے چڑیاں

101

۱۹۳۸ء میں تقریباً سو سال کی پولک
عمر منصوبہ بندیوں اور سازشوں کے بعد
طرافی مدد اور روس دامن کی تائید سے
المعری کے قلب دبگریس اسرائیل کا خجستہ
دست کر دیا گی اور تمام انسانی اور زین
اتوامی اصول و قوانین کو پامال کرتے ہوئے^۱
پیشہ کی جگہ اسرائیل کی خیرفطری اور ناجائز
لومت قائم کر دی گئی، اس طرح مغربی استحکام
کے دو طرف فائدہ اٹھایا، ایک طرف اس نے
پہنچنے والے اپنے زندگی میں ایسا کیا کہ
خلاف اقوام و ملک کے لئے دردسر اور مار
تین بنے رہے) بجاتی حاصل کر لی، اور
دوسری طرف مشرق و سطحی میں مستقل حالت
جنگ پیدا کر کے اپنے اسلحہ کی فروخت کی
منڈی اور اپنا حلفاء اثر و رسوخ اور میدان
مداخلہ۔ AREA OF INFLUENCE
INTERFERENCE میں حاصل کر لی، اسرائیل
کی ۵۳ سال تاریخ اس افسوٹاک حقیقت
کا منظہ بن کر ہمارے سامنے ہے۔

ایسا جو وحشت و بربریت تھی انتہائی فلسطینی مرضی کے ساتھ میں اسے زاید کی طرف سے ہزار سے زائد فلسطینی مسلمانوں کی قتل کئے گئے۔ اور جس کے خلاف خود میں مظاہرے ہوئے اور اسے تحقیقاً بیٹھانا پڑا۔ اور دنیا نے اسے افسوس روا قصر ارادیا۔ اس قتل عام پر عرب دنیا کی مجرمانہ خاموشی اس واسی بھی زیادہ حیرت انگیز اور افسوسناک اس خاموشی سے (جور حصانندی تھی) فائدہ اٹھا کر اسرائیل نے یا سرخی اور دنیا کے ساختیوں کو بیرونی راست صاف آرا، فلسطینی محاذ ختم لبان کے پڑے خلاف میں اسرائیل اپنے موہر پر مصبوط کرنے کے اور اپنے بھروسے اور فتنا کو اسرائیلی فوج بازی کا ہ بنا لیا۔

اشتراكی شام کا مذہب موم کر

5 جون ۱۹۴۸ء کی جنگ میں اس نے اپنے تو سعی مقاصد کو بہت بڑے پیمانے پر معاصل کر لیا جب اس نے دریاۓ اردن کے مغربی کنارہ، ناہل، الخليل اور سب سے بڑھ کر اسلام کے قبلہ اول بیت المقدس پر اپنا خاص بارہ قبضہ جمایا اور اس میں آتشنی کر کے اس کی حرمت کو پامال کی، اور اب ہیکل سیما فی کی تلاش کے نام پر مسی قلعی کی بنیادوں کو کمزور کر رہا ہے۔

اسرائیل نے اس جنگ میں غازہ، اور صحرائے سینا پر تھی قبضہ کر لیا، اور بعد میں شام کی جولان پہاڑیوں پر بھی اپنے موہر پر جما لئے۔

کیمپ دلیود گفتگو اسٹڈی کی جنگ

رمغان میں مصر کی کامیابی سے خائف ہو کر امریکہ نے اسرائیل کے مقابلے میں مصر سے اس کی گفتگو خروج کی اور اس گفتگو کی میز پر مصر سے وہ کچھ معاصل کر لی جو میدان جنگ میں بھی نہیں محقق ہوں۔

العین ہو! -

اسرائیل اور اس کے مخالفوں اور ہر دوں کی بدلتی اور نظرالمان ارادے اسی سے ظاہر ہیں کہ اس نے اپنی بوری تاریخ میں بجا اپنے حدود میں رہنے کے اور پڑوسوں کو اپنے اختیار میں لےنے کے اور ان کے ساتھ امن و سکون کے ساتھ بیٹے کے ان کے ساتھ برسری کا رہنے، ان کے عاقلوں کو ہڑپ کرنے اور فلسطینیوں پر ظلم و مستم کے پہاڑ توڑنے کا قابل نفری عمل جاری رکھا اور جاریت، عرب ملکوں میں مداخلت اور توسعہ پسندی کی مذہبی حرکت جاری رکھی اور اقوام متعدد، غیر جانبدار اور اسلامی ممالک کی پر امن تھی اور کوئی اپنے دھرمی اور بے شری سے نظر انداز اور اپنے عمل سے یہ اعلان کرتا رہا کہ وہ طاقت کے علاوہ کوئی زبان نہیں کجھنا چاہتا ہے۔

امریکہ اور بریڈپ کی سرستی میں اسرائیل عربوں کے خلاف اپنی جاریت کا رہا ایساں تباہ بر جاری رکھتے ہوئے اور اپنے منصوبے "نیل سے فرات تک" کے مطابق

قرآن مجید کی

روشنی میں

مولانا عبد الرحمن پارہیجہ

تمام آسمانی صیغھوں کا ماحفظہ



باقہ آنکھی کوئی شخص قرآن مجید کو اگر پہنچے
زمان کی بینا دینا یا تابے کے اندھے دھکے ہے
تو نواس کا علیحدی جیسے اسے مل گی اور اکیل
بھی اس کے باہم دشمنوں میں بھوپنا ہے۔ قرآن
شریف کی ایک ایسا ایڈٹ اگر زیر مطالعہ ہے
سکتی۔ سورہ یوسف میں یہ مصنفوں بیان ہوا
کہ، وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَنُ
وَلَمْ يَكُنْ أَهْلُ الْأَجْيَالِ مَا يَنْتَكِ
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا يَنْتَكِ أَصْرَافُ الْأَنْوَرِ
يَكُنْ يَدِيهِ وَلَقَعْدَلَكَ هُمُ الْمُسْقَوَةَ
اللَّهُ فَوْلَانِكَ هُمُ الْمُسْقَوَةَ
مَكْرُوبٌ فَهُنَّ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ
(سورہ یوسف ۲۴)

تعریف: اہل انجیل کو جاہیسے کا انجیل میں
جو کوئی اللہ نے نازل فرمایا اسی کے طبق
سوائی کو لوادیت کے دلارے میں سے یہی کوئی
فضل کریں، جو شخص یعنی اللہ کے حکم کو
بنائے، لیکن اس کی شان ہے کہ وہ اس
تعریف کرتا ہے اپنے بارے میں
بے آن سے دوہر اسال پست کی بیوت
عیسوی کو لوادیت کے دلارے میں سے یہی کوئی
طلب ہے اور کوئی سروکار، اور اس
کے جانے کی بیس کوئی ضرورت ہے، اور
اللَّهُ التَّوْرَى يَرَادُهُ فِي بَعْدِ يَهُمْ
اللَّهُ صَرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ۵ (ملدہ ۱۵۴)
پھر قدیم زمانے کے لوگوں کا پی ماں
ہوا ہو گا کہ ایک طرف تو انہیں بی او غیر فی
کار من تو یہی ہو یہ کہ کوئی والد یا کوئی اس گلائی
والوں کو سلامتی کی راہ پر والد دیتا ہے
ایسی جاگائی سے یہاں کی اس کے
نیز ہے وہ ذہنیت، جو تاجی مسلم
توڑیات میں سخی ہے، جس سے شخصی
آزادی کا خطاب تقدیر سے اور انتیزارت
کی روایت، اسلام نے شخصی آزادی کو وہی
تے جہاں کو کبے کام ہیں جو ہمچوڑے سے
شخصی آزادی جہاں معاشرے کے طلاق
تعریف کی جاتی ہے، اس کو کہ کی
ارشاد باری تھا لے کہ:
بہاس کی کوشش۔ اس لئے کسی ای
والَّذِي نَسَى أَذْكُرْ فِي بَيَانِهِ رَبِّهِمْ
لِلْجَنَاحِ إِلَيْهِ حَاصِّهَا وَعَيْنِاهَا
وَحَمْوَلُ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِّهِ
إِنَّ تَرْفِعَ أَهْرَى إِلَى نَزْوِ الْقُرْآنِ كَمَا يَعْلَمُ
كَمْهُارُوْكُوں کو باطل عقیدہ
وَقَدْرَتُهُ اَنْدَرُ کَمْهُارُوں کی زندگی اور مول
کے سچے والوں کے سقفاً اور کاروباری
تدریج اور تلفک کی دعوت | قرآن مجید
— مَهْبِهِنَا عَلَيْهِ ۵ —

(سورہ مائدہ ۳۸)

تعریف: کام کی جیہت کی کتابت کے نامے
قرآن مجید کی ایک کتاب ہے جو کوئی
کتاب نہیں ہے، وہ یعنی نہیں کتاب کی
تعریف اللہ نے نازل فرمائی ہے، سوہہ
مجید ربانی کا انکاری نہیں، اس نے
میں جو کتاب میں نازل فرمائی گئیں، ان میں
سے ہر ایک کام کا وہ حافظہ ہے، اسی لئے
ارشاد رہ ہوا کہ:

قَرآن مجید خاتم انسانی کتابوں پر
حفاظت اور ہمداشت کی زندگی داری
کو قبول کرتا ہے۔ اس کی تفصیل میں جائے
کام میں بیان کیا تھا اور کام کا سکنا
بے کام ایسی اطمینان الصلوٰۃ وَالسَّلَامُ میں
ہے ہر ایک اپنے سے قبل معموت فرمائے
جئے، بی کی تقدیر کرتا ہے اور اپنے
سے پہلے آئی ہوئی کتاب پر ایمان بی
فریضیہ، وہ یہی کتاب کے دلارے میں
کوئی کام کی حافظہ نہیں کیا تھا اور
اس کا بڑھا دنیا خام تحریک سے ذمہ دار
تھا اپنے اپنے حافظہ میں رکھ کر کتاب
ترجمہ: اپنے اپنے حافظہ کے ساتھ
تو اسی کی ایجاد میں تم پرستہ رہو۔

حضرت شاہ عبدالقدیر صاحب
محمد دہلوی ائمہ اس ایڈٹ کے حافظہ
تھا اسی کی ایجاد میں تم پرستہ رہو۔
ایک کام پرستہ کیا تھا بلکہ وہ کہتا ہے
سوا کسی اور کی بندگی نہ کرس اور اللہ کے
ساق کسی اور کوئی شرک نہ پھراہیں اور
ہمارا کام سب اپنے کیا تھا۔

حدیث تریف کی بعض روایتوں
فَهَلَكَ الْمُلْكُ إِلَّا الْقُومُ الظَّلِمُونُ
(سورہ احزاف ۲۵)

تعریف: لائے اور قرآن مجید کا راستہ

تو خود میں اسی ایڈٹ کے حافظہ

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنیں کو

کاموں بھی مل گی اور تو اوات بھی اس کے

لئے جاؤں گے اور انہیں میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

ان کے ساتھ ساق بہ عنوان میں اپنے اور

نو آزاد مسلم پیاس سرتبردن

سلطان کے والد کے پاس دفاع رہے گا اور وزارت خارجہ سلطان کے مجموعتے بھائی اور جب کہ ایک اور بھائی وزیر ثقافت، لکھیل اور نوجوانوں کے وزیر ہوں گے۔

برونی کے سلطان اس مبالغہ آمیز حد تک دولتِ مند سلطنت کے سال

10. The following table shows the number of hours worked by 1000 workers in a certain industry.



A historical map of the Levant region, likely from the 16th century, showing the Mediterranean Sea and surrounding landmasses. The map includes labels in Ottoman Turkish, such as 'Beyazit' (Istanbul) at the top, 'Mardin' in the northeast, 'Kilis' in the southeast, 'Adana' in the south, 'Antalya' in the southwest, 'Latakia' in the northwest, and 'Akko' (Acre) on the coast. The map also shows the Taurus and Anti-Taurus mountain ranges.

نئے سال کے تحفہ کے طور پر عالم اسلام
و ایک آزاد ریاست، بروڈنی کی شکل میں
لی ہے، یہ ریاست انگریز نیپال کے جزیرہ
و بنو کے مغربی کو نے برداشت ہر طائفہ کے
ریاست حفاظت علاقہ تھا، اس کی آبادی دو
لاکھ ہے اور مسلمانوں کی اکثریت ہے، اس
محجرنی سی ریاست کے حکمران سلطان سرہ
اسان ابو لکیمہ بصر الدین والدودہ ہیں۔ وہ
ہر طائفہ کے فوجی کامیاب سینیٹ ہر سڑک کے
ترست رافت ہیں۔

ملک کی اہم پیداوار مانع گیس اور تیل
ہے جسے جاپان خرید لیتا ہے۔ اس بناء پر
برڈلی کے پاس ترمذیل کے مخاطب خاتم
صلوٰتؐ اور سترستے زانگ آوردنی کس آئندی
منزقی ایشیا کے تمام ممالک میں سب سے
زیادہ ہے، بردنی تیل کے بدلتے جاپان
سے برقیات سے متعلق مصنوعات، الومینی
مکی اور سچاری گاڑیاں در آخر کرتا ہے ملک
میں کارروں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ہر
تیرہ شہری کے پاس ایسی کار موجود ہے

تقطیم آزادی فلسطین کے صفائیا کے لئے واشنگٹن مل ایج
اور دمشق کے درمیان خفیہ معابدہ

شماز آدائی
گذشتہ .. ہم سے زیادہ عرصہ سے حکمران
ہیں اور یہ ریاست جنوب مشرقی ایشیا
کی جھٹپتی مسلم ریاست ہے جسے آزادی ملی
اس ریاست کی آزادی کا اسلامی
ملکوں کی مختلف تنظیموں نے خیر مقدم کی
ہے اور سربراہوں کی سطح پر مبارکبادی
کے پیغامات بیجھے اور نیک خواہشات
کا انہصار کیا ہے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
اُس نو آزاد ریاست کو داخلی اور خارجی
محاذ بر استحکام داستقرار عطا فرمائے اور
درییش سائل کو حل کر دے اور اسلام د
مسلمانوں کے حق میں اسے مفید بنائے
اور مسلم مالک کے حق میں فال نیک بنائے۔

سفریقی، معابدہ ہے، جو ۱۹۶۷ء میں، دمشق
تل ابیب اور داشنگٹن میں ہوا تھا، اور
اس کا اعلان نہیں کیا گیا۔ معابدہ کی تکمیل
اس بات پر ہوئی تھی کہ شام، مارونی حیاں پر
کی حفاظت کرے گا اور شامی لبنان میں تسلط
بنائے رکھیں گے۔ اس کے موجب شام سرحد
سے تجادزہ نہ کرے گا اور سرتخ لامن کا اخراج
کرے گا، صحیفہ لکھتا ہے کہ اسد نے جو کچھ
امریک سے حاصل کیا ہے۔ اس کی روایت شام کا
درجہ، سرروشنی کے سے جس سے فلسطینیوں
کا خاتمہ ہو چاہے گا، امریک کے سابق صدر
کارٹر نے ۱۹۷۷ء میں حافظ اسد سے جیسا
میں ملاقاتیں کی اور دونوں تنظیم آزادی نسلیان

مجلہ افریقہ، ایشیا نے تنظیم آزادی
فلسطین کے صفائیا کے متعلق خصوصی معاہدہ
کے متعلق دلچسپ انکشافات کیا ہے،
محلہ کے ایڈٹر ہر سیوں ماہی نے اس بات پر
ہد سے بڑھہ اٹھا یا ہے، جو خفیہ طور پر
امریکہ، شام اور اسرائیل کے درمیان تنظیم
آزادی فلسطین کے صفائیا کے متعلق ہوا
تھا، محلہ کہتا ہے کہ اس سال میں جو معلوم
ساخت ہوئیں، اس کی تائید ابو عمار اور
بازی کے متعلق کیا ہے، جس کی قیمت
نے بعض امریکی دست برداری حاصل
کے لئے دیئے ہیں، اور اسے وال کام

میں فون نے شکاری کی فون منتخب سو لیئے اتنا ذکر دیا گیا، پس ہزار فوجو انہوں کو مارک
خود میں کامیکی نعیم کے نئے جسمی اگ بنا کر وہ حبید
لگی تھی۔ ۵۸ سالہ شکاری گذشت اگست

میں جاری سال کے لئے دوبارہ منتخب ہوئے
تھے۔ خبروں کے مطابق فوج نے اپنے راہ پر فوج
گردیا ہے۔ محمد راؤ و وزیر ام کو گرفتار گردیا ہے
ملک کا آئینہ عطل کر دیا ہے۔ سیاسی جماعتیں
بڑا بندیاں لگادی گئی ہیں۔ تمام منتخب یا نامزد
وہ رہائی میں باستہ رکھ رہے ہیں۔ دنیا میں اس وقت

نہ بدیدار رہن میں اریا سمی بوئر اور دقا قی اور
ریاستی مشاورتی کو نسل کے میر جی شامل
ہیں، حکم دیا گیا ہے کہ وہ سرکاری رہنمائیں
خانی کر دیں اور بولیس اسٹیشنوں پر رپورٹ
کر دیں، تیر مسلم افواج کے تینوں ناخوش
کے سربراہ اور بولیس چیف مستفی ہو گئے ہیں
ووجہ انقلاب کا جو سلسہ جڑیں

ایرانی نے ۱۹۷۹ء میں تردد کی بخواہ
اظاہر جرل مرتفعی بر جا کر تمام ہو گی، جرل مرتفعی
لے ایک پر امن انقلاب کے ذریعہ سترہ میں
جرل یعقوب گودان کو صدرت سے معزول
کر دیا اسکا مگر وہ خرد بہت جلد ایک فوجی کی
گولی کا تسلکار ہو گئے اور ان کے جانشین
نے لکھ میں امن و احیاد قائم ہونے ہی شہر
حلام کو اقتدار منتقل کر دیا اور ملکہ سورہ
کو تیرہ سال کے بعد زمام اقتدار ایک شہری

حکومت کے حوالہ کر دیا اور الحاق شیخوں کاری برآ ہونے کے نئے سچول ارب روپے ملکہ نے خواجہ سعید خاں سے قرض

الحاج شکاری نائجیر بارے نامور مدمر
تھے وہ نہایت کم گو خاموش طبع روزنامہ
خود سے بے بازار ان تھے انہوں نے
ہوش مبدی اور احتیاط سے اس وتری
کی راہ بر علک کو کامزن کی اور جلد ہی ہوا م کا
اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔
صدری چون شکاری لگزشت آگت میں
اسلام کے نام پر دوبارہ منتخب ہو گئے تھے
اور نائجیر باقی سلی نوں نے ان کا اعتماد کی
بغا، اور علامہ نے ان کے حق میں فیصلہ کرنے
کی آسانی فراہم کردی بھی، علی اتنے کپا تھا کہ
علک کے شخص کا اعتماد اس کے رہنماء کے

اسلام ناٹھر بائیں تمام حقیقوتوں سے ملا رہے
حمد نشکاری بی کے زمانہ میں حکومت
نے ۲۴ ارب روپے کی لاگت سے ایک بیخ
سالہ ترقیاتی منصوبہ بنا یا عب کراور عقد کے
کسی بھی ملک نے اتنا عظیم ترقیاتی سعیر
بیس بیانیا تھا، سوں ٹارز میں کی تحریک ہوں اور
مردوں روں کی اجرتوں میں بچا س فی حصہ ک

خاتمه ہے اس مشروط پر متفق تھے کہ لوگوں کیک بڑا حصہ شام کو واجگذار کر دیا جائے۔ محل اسد اور کارگر کی ملاقات کی تفہیمت

روسی فوج میں اسلامی لرجھ کا شوق انسٹی ڈوٹ آف یونیورسٹی میں رکاوٹ اس وقت پہنچ آئی جب رجھ کا زوال ہوا۔ مجلہ لکھتا ہے کہ اسرائیل سرگرمیوں نے فلسطینیوں اور شامیوں کے درمیان اختلافات کو دیکھا اور گمراہ کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ جنینو امعابدہ

دیا، صحیفہ نے اپنے اس بات کی تائید
کیا دداشت برکی جو اسد اور شارون
کے درمیان ترتیب دیا گیا اور اپنے اس
یال کا انہیں کیا ہے کہ شامی اٹلھیس نے
ظیم آزادی فلسطین کی تقسیم میں اہم کردار
داکیا ہے اور اختلافات کے بیچ بوئے
لے ۔

اور وہ دن دوڑھیں جب روس کے
اندر بھی اسلامی تحریک شروع ہو جائیگی
اُنھوں نے کہا کہ افغانستان میں موجود
روسی فوجی اسلامی لٹریچر کو تو خریدتے
ہی ہیں لیکن غیر مسلم روسی فوجی بھی اسلامی
لٹریچر کو ذوق دشوق سے خریدتے ہیں
یہ صورت حال اسلام کی نشانہ اور دنیا
میں اسلام کے غلبہ کے لئے خوش گوار
غلامت سے:

جب سے عراق نے فرانس سے
پہرا سینڈر طیارے حاصل کئے ہیں اس
سے قدیم وجہ یہ مسائل پیدا ہو گئے ہیں
ور فرانس یہ فیصلہ ہمیں کہ پار ہا ہے کہ عراق
خرید کر دہ اسلام کی قیمت ادا کرے گا جو دُو
ارب ڈالر ہے؟

کی جانب سے جو قلیل امداد ملتی ہے وہ
کہ مذکورہ حالت سے بچنے کے

عراق پر بیرونی قرضے ۴۰۰ ملیون دلار سے
راہمد کا ہے، اور عراق ۵۰۰۰۰۰۰۰ دلار سے
بیرونی تسلیم برآمد کرتا ہے اس سے ماہانہ
آمدنی ۵۰۰ کروڑ دلار ہوتی ہے اور اس
کا بیشتر حصہ فرانسیسی اور برطانوی اسلحہ کی
قیمت کی ادائیگی میں صرف ہو جاتا ہے
عراقی ذمہ داروں نے اپنے ملک کی اقتصاد
دیوالیہ بن کو محسوس کیا اور بعد یہ وسائل
آمدنی میراث ہونے کی وجہ سے غواصی جہد
کے ذریعہ زیورات اور سونا جاندی جمع
کرنے لایا اور ملک کی اقتصادیات کو
سباراد دینا چاہا۔ مگر اس سے بھی اقتصادیات
یہ عدم توازن نہ ختم کیا جاسکا۔

خبروں کے مطابق صدام حسین، غلبی
کردون اور کمپنیز ٹاؤن سے سخت ہریشان
ہیں اور خود ان کے ہمنواٹوں میں اختلاف
ہے، ورنہ یہ دفعہ عدنان خیار اللہ حربان کے
داماد ہیں اور کانڈڑا پنجیف عبدالجبار
شنٹل کے درمیان شدید اختلافات ہیں،
اور ملک ۱۱۸ ارب ڈالر کے قرضے ادا کرنے
پر بھروسے اور اس بات کی کوئی صنانہ
نہیں ہے کہ جنگی اخراجات خاص طور سے

قرآن اپنی تائیر میں فرانس سے زیادہ طاقتور ہے

فراں سیوں سے لے جائز رقابت کرنے کے بعد اپنے پورے فرستے دہائے
کے مسلمانوں کو اسلامی شعار و تعلیمات اور عربی نہ بھیتھے بلکہ اگر کوئی
میں فرض کر دے تو اس سلسلہ میں اخیر سے لے کر سے نہیں؛ احتساب کے
اجازت کے دار اسلامیت کے دے مسلمانوں کو کیوں کوئی سرخیت اسکو اٹھاتے
داخل کی اور گھر کے ہوں گے الگ رکھا کیوں سے لے جائے ہے دباؤ
سمجھے اور فرانسیسی طرز پر ان کے ترتیب کے بھائیوں کے کوئی بیان
تعلیم سے متعلق کوئی طبقہ کرنے نہ ہوئے فیں اس تکمیل کیسے، لیکن ۱۹۵۸ء
تکمیل کی مخالفت میں تھا کہ جب اخنوں نے دیکھا اور دیکھتے
تو ان سے فاصلہ اسلامیت پر اسی سے برداشت کیا اور کچھ مونے اسی
دینے چاہئے تھے جو الجائز کی سلم خواہیں کا شعار تھا جو الگ ان کی نشوون
بوزے پندرہ سالہ فرانسیسی احوالیہ ہیں جو اپنے قتلے جسے فرانس
و دریا کو سوتے جو الجائز میں اس وقت مقام تھے اسے کے متعلق دیکھا
لی گیا، تو اسے نے جواب بے دبا تھے کیا کہ سن ہوں؟ فرانس اپنے نایاب
فرانس سے زیادہ طاقتور ہے۔

عَزْلَةُ

وہ سے چھوٹا، جہاں سے چھوٹا
وہ ہر اک امتحان سے چھوٹا
فقط اس کی زبان سے چھوٹا
تیر یعنی کمان سے چھوٹا
کیوں دعائیں نہ دے شکاری کو!
اک بندہ لاک سے حجھ ٹا

یوں لگا سن کے اپنا قصہ نیت
جیسے کچھ درمیان سے چھوٹا
آگئی راس ”بے گھری“ اپنی!
میں فریب مکان سے چھوٹا
دل نے چھولی یقین کی سرحد
میں عذاب گان سے چھوٹا
جب تجاوز کسی نے حد سے کیا
شuds آسان سے چھوٹا
کتنے خانوں میں بٹ گیا ہوں تو
جب سے رشتہ مکان سے چھوٹا

عِنْدَ حَفِيظَ، بَلْندَ شَهْرِي

حمد توں رے ہیں جپن زار و باغ میں
خوشنبو بسی ہے اب بھی ہمارے دماغ میں
واقف ہیں مجھ سے دشست و سمندر کی دسعتیں
اب بھی ہیں نقش پاہرے پر راہِ راغ میں
فرقت کی شب میں ہوتا تھا اس طرح کامان
دل جیسے تیل بنکے ہو جلتا چرا غ میں
کھولا رکھا ہے جس کی تعصیب کی آگ نے
میں جل رہا ہوں وقت کے اس گرم یا غ میں
ایسی تو کچھ امید نہ کھتی بجھ سے سافیا
صہما کے بد لے زہر دیا ہے ایا غ میر
حاجت ہمیں ہے اپ کی زلفوں کے سائے کی
ہے آفتاب وقت ہمارے سراغ میر
اے نامہ بر پیام مر جلد لے کے جا
تا خیز رکھ جو نہ ذرا بھی بلا غ میر
دھونے سے بھی دھلے گا نہ قابل چشتیک
ہے باوفا کا خون ترے دامن کے دل غ میں
اس کی صدا ہے شیری تو اسکی صدائے تلح
خدر جہا متیاز ہے نہیں اور زراغ میر
یکھوں ہو گئیں ہمارا مقدر یہ ذلتیں
سوچا بھی حفیظ یہ وقت فراغ میر

اسلام اور ان اپنی تہذیب و نکاح ص - ے سے آگے ...
ان کے فیعن اثر سے اس کے روئے زیما
سے جہالت و جاہلیت کا گرد و غبار جھٹ
گی، جس کے بعد وہ روتاں عالم ہو اعلوم
و فتوں زندہ ہوئے اور تہذیب و تہذین
نے برگ دبار پیدا کئے، ان کے حلقوں کو شیش
وہ ادول العزم فاتح ابطال اور قائدین
پیدا ہوئے جنہوں نے حق و باطل کی جنگ
بیس حق و مدافعت کو فصلان کا میاں
عطا کی، انہوں نے دنیا کو خدا شناس
مجاہد دیئے، جو دن کو میران جنگ کے
شہسوار اور رات کے اندر چھر دن میں
عابد شرب زندہ دار ہیں کر رہے، جنہوں
نے تواروں کی حجاوں میں ادا جس درس
اور رسم معرکہ، حرب و حرب میں تباہ شرق

١٩٨٦

سے فارغ ہو کر سب نے قیلوں کیا، اور
آدمی گھنٹہ قیاد ادا کرنے کے بعد جانے
سے فارغ ہو کر سب بھر جائے گا، حاضر
ہو گئے، جہاں کام کا خالک تباہ کرنا تھا۔
بکر "دوسرے فریضی کیجئے" نہستن و

برخاستن لے جائے ایک انقلاب انگلیز
رعوی و علی تسلیم افتخیار کر دے۔
اسلامیہ انٹر کالج، ستار ڈگری کالج
سے انٹر کالج کے خانداندوں نے اپنے
حائزات پیش کئے، اور انھوں نے اس
طرح کے ترمیٰ کیب کی ضرورت، اور وقتاً
فوقنا مختلف مقامات برائی سے برداشت
کرنے زور دیا اور انھوں نے مدرسہ
کے ذمہ داروں، اور طلباء کی مہماں نوازی
خدمت گزاری اور دیپلےں برائی میں
کام انجینئری کیا۔

۱۵
اں تر بیان کیے ہیں کی کامیابی میں جن مولانا سید رضا صاحب مطہری ناظم کتب خانہ ندوۃ العلماء کا ذکر نہ کرنا پڑی تا قدر ہی ہوگی ۔ ان کی بدایا اور مشویہ ہر وقت ساتھ رہے، آخر ہیں ہم مدرسہ کے ذمہ داروں حضیر مولانا محمد واضع رشید حسینی ندوی ناظم مدرسہ فلاح السالیمان، اور مولوی عبد الباری صاحب ندوی چھتیم مدرسہ مذکاٹ کریہ ادا کرنا اتنا فرض سمجھتے ہیں اور وہاں کے اہلزادہ کرام اور طلبہ عزیز کو سارے کا ددستہ ہیں۔

فیامت کا منظر ص ۲ سے آگئے

ایسا ہجوم ہو گا کہ صرف باؤں رکھنے کی جگہ
سب سے پہلے مجھے بلا یابا میں کا اور حمد
جریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی دامنی جا
ہوں گے۔ واللہ، جریل نے اللہ کا دید
۱۷۔ قران نعمتِ رکس سو گا

بھر میں عرض کر دل گا، اے مولیٰ!
نے بھجھتا یا کہ آپ نے ان کو میرے پا
بھیجا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے جریل
سچ کہا۔

بھر میں سفارش کروں گا، اور عرض
گا، میرے آقا۔ آپ کے بندوں نے تمام
یہ آپ کی عبادت کی ہے۔ آپ نے ار
فرمایا ہے: یہ مقامِ محمود ہے۔

ପ୍ରମାଣିତ ଜାଗନ୍ନାଥ

جسم و روح دو لون کو طاقت ورثا
بر زور دی، اور دوستی اتنی حسنه
وی الآخرہ حسن و حق احادیث اللاد
بڑھ کر اس کی دلنشیں تشریع کی، انداز اتنا
ویسے بھاکار سب بے حد خوش ہوئے
درخواخوار اس اونگھے لگے تھے، ان میں
بھی کچھ جسم کی طاقت اس کے

جان آجھی، مولانا سمیٰ کے بعد سرہ استاذ مولانا عظیم خان ندوی نے "اسلامی تعلیم و تربیت" میں علماء ہند کی کوششوں کا جائزہ اور مدرسہ کا تعارف کے موصوع پر مقالہ پیش کی، جو آپ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۷ کے شمارہ میں مہالو کر چکے ہیں، آخر میں حناب مولانا سلمان حسینی ندوی، استاذ حضرت دارالعلوم ندوۃ العلماء نے تقریر کی، اور ہندوستان میں موجودہ حالات کی طرف استارہ کرنے ہوئے ابھوں نے نوجوانوں کو ملک کی خدمت اور اس کو تباہی سے بچانے کی دعوت دی، اور کہا کہ اگر ہبھی اس کام کو نہیں کی تو یہ ملک دُو بے کا اس کے ساتھ ہم بھی ڈوبیں گے، ملک اخلاقی گروٹ کی اس سلطی برآگی ہے کہ اس کو کچھ با شعر لوگوں نے سنھالئے کی کوشش کی تھی۔

بھی سخت نقصان ہو جائے گا۔
اس کے بعد شاہ کی اذان ہو گئی
سب نماز کی تیاری میں لگ گئے تھے
فراغت کے بعد کھانے کا اسلامی طریقہ
گی، اور سب ڈائینگ ہال کی طرف رہ
ہو گئے۔ اور پہلے دن کا پروگرام ختم ہو
دوسرے دن جو دنرا تواریخ
بعد نماز فجر، مولانا حضوان صاحب نے
نے، قرآن پاک اور ذکر الہی کے فضا
اور ان کی تاثیر برقرار شنی ڈالی، اس کے
تلادت و ذکر اور نماز اشرف کے بعد
ہوا حضوری اور وزرش کے لئے تکلیف
ایک ماہ فن نے پیش کرانی اور سب
وچوں بند ہو گئے، پھر باشندہ کا وقت آئی
باشندہ کے بعد انفرادی ملاقاتیں ہو
اور اس کے بعد ٹھیک نوچ کے دن میں
جانب مولانا سید سلطان حسینی ندوی
جو اس تربیتی کمپ کے داعی بھی تھے
موجودہ ہندوستان میں مسلمانوں
تعلیم و تربیت کا مسئلہ چیزے اہم
 موضوع پر تقریر کی، ادا
میں تمام شرکاء بے حد متأخر ہوئے
کے بعد مولانا حضوان صاحب مرد
تقریر کی، اسے میں طبع کی اذان ہو گئی
محاسن برخاست ہوئی، طبع کے بعد

مدرسہ فلاح المسلمين میں دور روزہ تربیتی کمپی

رہنمی یہاں پر

(سینچر، اتوار، ۱۲، ۱۱، نومبر ۱۹۸۳ء) ایک مشاہد کے فلم سے۔

قیریات لکھنؤ۔

صلح رائے برقرار
میں دارالعلوم ندوہ والو
رس نلات السینیں
س کا تعارف تفصیل۔
شکر ہے کہ اس وقت
کہ مرکزی وینی تعلیمی ادارا
کل و قوع بھی برائی جمی
حوال بے حد ہر سکون
ہے اور مقام سرت
گرے خلص، دینی جذبہ
محنتی ہیں، بھی وجہ ہے
جی حضرت مولانا محمد تاج
علیہ کی سربراہی و دعا

مدرسہ یونیورسٹی سے کوئی
خوبش قسمی کی بنا
نگاہ میں دارالعلوم ندوی
ایک فناں انجمن نے
لگانے کا چرخ گرام بنایا
کا بھروس اور اسکولوں
دارس کے طلبہ کو دعاء
جذبہ و تقدیم مل کر ا
کی غصت رفت کی بازا
ملک میں مسلمانوں کے
کوئی خیر اور خلاف
بنائیں اور خیر دے
زمین از ڈگری کا لمح
انصر کا لمح مدرسہ
اور دارالعلوم ندوی
روان و روان تفاسی
تاریخ اور فرمبر
ایمنی مسئلہ مدرسہ
ضعی راستے ہر ٹینی کو
کی زبان مدرسہ میں
کے بعد کیجا ہا الگ
لے اپنے تھاں اور
قسم کوئی کوئی ستر
نچے نچے طلبہ کو
کی امداد کو دریا
کی محنت اور دفعہ
اور قابض آنکھیں